روزنامہ الفضل قادیان ۸ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ

ملک میں قیام امن کے متعلق حکومت کو مشورہ

پنجاب پولیس کی انتظامی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۴۰ء میں انسپکٹر جنرل پولیس نے پولیس کی کارگزاری کے متعلق جو رپورٹ مرتب کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ پنجاب میں اشتراکیوں نے ناجائز طریقوں سے اسلحہ مہیا کرنے۔ حکومت کے حامیوں کو قتل کرنے۔ اور ریلوں اور کارخانوں کے کل پرزوں کو توڑنے پھوڑنے کی سازش کر رکھی تھی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ گمراہ سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں نے امن کو تباہ کرنے اور جنگی سرگرمیوں میں روکاوٹ ڈالنے کے لئے اپنی سرگرمیاں دوگنی کر دی تھیں اس سازش میں شریک چند کمیونسٹ سرغنوں کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ بعض حلقوں کی طرف سے ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ مگر عوام کی واقفیت کے لئے یہ بتانا حد درجہ ضروری ہے۔ کہ ان لوگوں نے حکومت برطانیہ سے اپنی نفرت ظاہر کرنے میں کبھی تامل نہیں کیا۔ اور وہ ملک کے دشمنوں کی مدد کرنے کے لئے تیار تھے۔ وہ اشتعال انگیز پوسٹر اور پمفلٹ شائع کرتے اور حکومت کے بھرتی کے کام میں روکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے حکومت کے ہوا خواہوں کو قتل کرنے۔ اسلحہ جمع کرنے اور ریلوں اور کارخانوں کو تباہ کرنے کی جو سازش کی۔ افسوس ہے۔ کہ اس سازش کی پوری تفصیلات سردست عوام کو نہیں بتائی جا سکتیں۔ لیکن ان مختصر سے حالات سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی انقلابی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے پولیس کا عموماً اور محکمہ تحقیقات جرائم فوجداری کا خصوصاً متوجہ ہونا ضروری تھا۔

پنجاب میں سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کا اس حد تک بڑھ جانا اور ان کی وجہ سے اس قسم کے خطرات پیدا ہو جانا جن کا ذکر مندرجہ بالا الفاظ میں کیا گیا ہے۔ ہر امن پسند اور پابند قانون انسان کے لئے تشویشناک ہے۔ اور اس قسم کے خطرات کا انسداد عوام کے لئے شکر گزاری کا موجب۔ لیکن اس سلسلہ میں جو امر نہایت ضروری اور اہم ہے۔ اور جسے انسدادی تدابیر اختیار کرتے وقت پولیس اور محکمہ تحقیقات جرائم کے ہر فرد کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کوئی بے گناہ اور بے قصور کبھی لپیٹ میں نہ آنے پائے۔ مگر یہ احتیاط اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کام کے لئے نہایت تجربہ کار اور اعلےٰ قابلیت کے افسر مقرر نہ کئے جائیں۔ جو کہ حالات کے پیش نظر مجرم اور غیر مجرم میں امتیاز کر سکیں۔ اور ساتھ ہی ان کا رویہ ایسا ہو کہ کسی بے قصور کو اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی ضرورت نہ پیش آئے۔

پس جہاں ہم عوام سے یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں اس قسم کے لوگوں سے قطعاً کوئی ہمدردی نہیں ہونی چاہیئے جو ملک کے امن کو برباد کرنا چاہیں۔ ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ملک کے دشمنوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بلکہ ان کو راہ راست پر لانے کے لئے خود بھی کوشش کریں۔ اور حکومت جو تدابیر اختیار کرے۔ ان کو بھی کامیاب بنانے میں امداد دیں۔ وہاں ہم حکومت کو بھی یہ مشورہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ایسے اہم معاملات کی تحقیق اور تفتیش کا کام اعلےٰ پایہ کے تجربہ کار افسروں کے سپرد کرے۔ ادنےٰ درجہ کے ملازموں کے ہاتھ میں اس قسم کا کام قطعاً نہ دیا جائے۔ کیونکہ وہ عموماً معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کی بجائے اپنا بے جا رعب جمانے کے لئے نہایت دل آزاد حرکات کا ارتکاب کرنے سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے۔ اس کی نہایت ہی رنج افزا اور تکلیف دہ مثال میں وہ واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے جو حال ہی میں ڈلہوزی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کوٹھی پر پیش آیا۔ اور جو تفصیل کے ساتھ پبلک میں آ چکا ہے۔ پولیس نے اس موقعہ پر جو بے جا اور دل آزاد حرکات کیں۔ کسی کے وہم میں بھی نہیں آ سکتا۔ کہ کوئی تجربہ کار اور ذمہ وار افسر ان کی اجازت دے سکتا۔ اور پھر ان حالات میں اجازت دے سکتا۔ جو اس وقت درپیش تھے۔ ڈاک میں کسی کے نام کوئی پیکٹ آ جانا اسے کسی لحاظ سے بھی قصوروار ثابت نہیں کر سکتا۔ قصوروار بھیجنے والا ہے۔ لیکن یہ طریق عمل پولیس اور محکمہ تحقیقات جرائم فوجداری کے ملازموں کی قابلیت پر کس قدر حرف لانے والا اور پبلک میں بڑی اور بے اطمینانی پیدا کرنے والا ہے۔ کہ اصل مجرم چونکہ ہاتھ نہیں آتا۔ اس لئے ایک بے قصور کو پکڑ لیا جائے۔ اور اس کارنامہ کو سر انجام دیتی ہوئی پولیس ایسا مظاہرہ کرے۔ جیسا کہ اس نے لاکھوں انسانوں کے اس روحانی پیشوا کی کوٹھی پر کیا۔ جس کی خاطر اپنی ہر ایک چیز قربان کر دینا وہ اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔

چونکہ پولیس کی اس قسم کی حرکات حکومت

کے لئے کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں سے بھی زیادہ نقصان رساں ہیں۔ اس لئے حکومت کو ہم یہ مشورہ دینا نہائت ضروری سمجھتے ہیں کہ اس کام کے لئے اعلےٰ قابلیت کے تجربہ کار افسر مقرر کئے جائیں۔ اور پولیس جہاں کوئی بے ضابطہ کارروائی کرے۔ اس پر گرفت کی جائے۔ اس وقت حالات کی نزاکت کا احساس حکومت سے زیادہ اور کس کو ہو سکتا ہے۔ اور یہی وہ موقعہ ہے جب ملک میں امن قائم رکھنے اور جنگ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ اس وقت پبلک میں سے کوئی یا پولیس یا کوئی اور محکمہ اگر اپنے غلط طریق عمل سے ملک میں فساد اور بد دلی پھیلانے کا موجب بنتا ہے۔ تو اس سے سختی کے ساتھ باز پرس ہونی چاہیئے ؎

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۲۸ اخاء ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۵½ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور نزلہ کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؎

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؎

مجلس ارشاد کے ماتحت ۳۰ اکتوبر کو شام کے ۶½ بجے مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا علمی مذاق رکھنے والے احباب کے لئے لیکچر ہوگا ؎

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ بعض احباب یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی نہیں ہے۔ اس لئے ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کو مجلس مشاورت ۲۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے۔ جسے ادا کرنا ہر ایک احمدی کے لئے ضروری ہے۔ خواہ موصی ہو یا غیر موصی۔ امسال اس چندہ کی شرح ایک ماہ کی آمدنی پر ۵ فی صدی مقرر ہے۔ لہٰذا عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ سب احباب سے اس شرح کے مطابق چندہ فراہم کرکے جلد مرکز میں ارسال کریں۔ کیونکہ اب وقت بہت تنگ رہ گیا ہے۔ اور جلسہ کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ جن کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ ناظر بیت المال

درخواست ہائے دعا (۱) عزیزم خلیل احمد ناصر کی اہلیہ حیدر آباد دکن میں لڑکی کی پیدائش کے وقت سے ہی بیمار ہے بخار اور بے ہوشی ہے۔ حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ سب بزرگان سلسلہ اور احباب سے التجا ہے کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عمر الدین سیالکوٹی والد خلیل احمد ناصر

(۲) والدہ صاحبہ غلام محمد صاحب ثالث لاہور عرصہ سے بیمار ہیں (۳) اہلیہ شیخ مسعود احمد صاحب رشید اور ان کا بچہ اور اخوند محمد اکبر خان صاحب قادیان کی لڑکی بیمار ہیں (۴) ماسٹر قمر الدین صاحب قادیان کے والد اور چھوٹا بھائی بیمار ہیں (۵) میاں امام الدین صاحب چونڈہ باجوہ ضلع سیالکوٹ بندش پیشاب سے بیمار ہیں (۶) محمد عبد اللہ خان صاحب فیروزپور چھاؤنی کی لڑکی صفیہ بیگم کو آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے سول ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کی کامل معرفت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

"چونکہ انسان اس مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ اپنے پیدا کرنے والے کو شناخت کرے۔ اور اس کی ذات اور صفات پر ایمان لانے کے لئے یقین کے درجہ تک پہونچ سکے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے انسانی دماغ کی بناوٹ کچھ ایسی رکھی ہے۔ کہ ایک طرف تو معقولی طور پر ایسی قوتیں اس کو عطا کی گئی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے انسان مصنوعات باری تعالےٰ پر نظر کرکے اور ذرہ ذرہ عالم میں جو جو حکمت کاملہ حضرت باری عزاسمہ کے نقوش لطیفہ موجود ہیں۔ اور جو کچھ ترکیب ابلغ اور محکم نظام عالم میں پائی جاتی ہے اس کی تہ تک پہونچ کر پوری بصیرت سے اس بات کو سمجھ لیتا ہے۔ کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ زمین و آسمان کا بغیر صانع کے خود بخود موجود نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضرور ہے۔ کہ اس کا کوئی صانع ہو۔ اور پھر دوسری طرف روحانی حواس اور روحانی قوتیں بھی اس کو عطا کی گئی ہیں۔ تا وہ قصور اور کمی جو خدا تعالےٰ کی معرفت میں معقولی قوتوں سے رہ جاتی ہے۔ روحانی قوتیں اس کو پورا کر دیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے۔ کہ محض معقولی قوتوں کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کی شناخت کامل طور پر نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ کہ معقولی قوتیں جو انسان کو دی گئی ہیں۔ ان کا تو صرف اس حد تک کام ہے کہ زمین و آسمان کے فرد فرد یا ان کی ترتیب محکم اور ابلغ پر نظر کرکے یہ حکم دیں کہ اس عالم جامع الحقائق اور پر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ یہ تو ان کا کام نہیں ہے۔ کہ یہ حکم بھی دیں۔ کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے لیکن ظاہر ہے کہ بغیر اس کے کہ انسان کی معرفت اس حد تک پہونچ جائے۔ کہ درحقیقت وہ صانع موجود ہے۔ صرف ضرورت صانع کو محسوس کرنا کامل معرفت نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ یہ قول کہ ان مصنوعات کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ اس قول سے ہرگز برابر نہیں ہو سکتا کہ وہ صانع جس کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے فی الحقیقت موجود بھی ہے۔ لہٰذا حق کے طالبوں کو اپنا سلوک تمام کرنے کے لئے اور اس فطرتی تقاضا کو پورا کرنے کے لئے جو معرفت کاملہ کے لئے ان کی طبائع میں مرکوز ہے اس بات کی ضرورت ہوئی۔ کہ علاوہ معقولی قوتوں کے روحانی قوےٰ بھی ان کو عطا ہوں۔ تا اگر ان روحانی قوتوں سے پورے طور پر کام لیا جائے۔ اور درمیان میں کوئی حجاب نہ ہو۔ تو وہ اس محبوب حقیقی کا چہرہ ایسے صاف طور پر دکھلا سکیں۔ جس طور سے صرف عقلی قوتیں اس چہرہ کو دکھلا نہیں سکتیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵-۴)

فوری ضرورت

ایک قابل کلرک کی فوری طور پر ضرورت ہے تنخواہ معقول دی جائے گی۔ مگر یہ ضروری ہے کہ امیدوار ان لوگوں میں سے ہو جو مرکز سلسلہ میں معروف ہوں۔ خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں مع اسناد فوری طور پر مجھے بھجوا دیں۔ عبد الرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری

جماعت ہائے حلقہ فیروزپور کو اطلاع

مولوی محمد اعظم صاحب مبلغ کے دورہ جماعت ہائے حلقہ فیروزپور کے لئے اعلان کرایا گیا تھا۔ مگر مولوی صاحب بوجہ اپنی اہلیہ کی بیماری کے اب اس طرف تبلیغی دورہ پر نہ جا سکیں گے۔ اگر ان کو بھجوایا گیا۔ تو اس سے قبل دوبارہ اعلان کر دیا جائے گا۔ پس اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کے احباب مطلع رہیں ؎

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کے دلائل

ہر مذہب کے متعلق دعوے

موجودہ زمانہ میں جبکہ ذرائع آمدورفت بے حد وسعت اختیار کر چکے ہیں۔ تمام دُنیا کے لوگوں کے آپس میں ملنے اور ایک دُوسرے کو اپنے خیالات پہونچانے میں سہولتیں میسر آ چکی ہیں۔ مذہبی دُنیا میں ایک ہیجان پیدا ہو چکا ہے۔ ہر مذہب کے پیرو اس امر کے مدعی نظر آتے ہیں۔ کہ ان کا مذہب عالمگیر ہے۔ اور باقی تمام لوگوں کو اپنے اپنے مذاہب کو خیرباد کہکر ان کا مذہب اختیار کر لینا چاہیئے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہر مذہب کے پیرو کو حق حاصل ہے۔ کہ اپنے مذہب کو فائق و برتر ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن کوئی مذہب عالمگیر تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ وُہ عالمگیر ہونے کے دلائل اپنی الہامی کتاب سے پیش کرے۔

مذہب کے معنی

قبل اس کے کہ میں اپنی الہامی کتاب یعنی قرآن مجید سے اسلام کے عالمگیر ہونے کے دلائل بیان کروں۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہُوں۔ کہ اصطلاحی طور پر مذہب کے معنے ہیں وُہ راستہ جس پر چل کر انسان کے تعلقات اس کے خالق و مالک کے ساتھ ایسے مستحکم اور مضبوط ہو جائیں۔ کہ پھر کوئی روک اس کی راہ میں حائل نہ ہو سکے۔

پہلا اصل

سب سے پہلا اصل عالمگیر مذہب کے لئے یہ ہے۔ کہ اس کی الہامی کتاب خود عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرے۔ اور ساتھ ہی اس کے دلائل بھی خود ہی بیان کرے سو قرآن کریم کا دعوےٰ ہے۔ انّہٗ تنزیل من رب العالمین (شعراء رکوع آخری) کہ یہ کتاب اس خدا کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے نُزّل علی محمد (محمدؐ ع) یہ کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی ہے لیکون للعالمین نذیرا (الفرقان ع) کہ تا تمام دُنیا کے لئے موجب ہدایت ہو۔

دُوسرا اصل

دوسرا اصل یہ ہے۔ کہ جس طرح الہامی کتاب کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وُہ اپنے عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرے۔ اسی طرح اس کے لانے والے اور اولین مخاطب اصحاب کے عمل سے بھی اس کی تصدیق ہونی چاہیئے۔ کہ وُہ بھی واقعی اسے عالمگیر سمجھتے تھے۔ چنانچہ ہمارے رسُول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کان النبی یبعث الیٰ قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ (الحدیث) کہ مجھ سے پہلے انبیاء خاص اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے۔ لیکن میں ساری دُنیا کی طرف مبعوث کیا گیا ہُوں۔ اس بات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف ممالک کے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ اور انہیں اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اکناف عالم میں پھیل کر اسلام کی اشاعت کی۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرام کا عمل ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔

تیسرا اصل

عالمگیر مذہب کا فرض ہے۔ کہ وُہ بنی نوع انسان میں عالمگیر اخوت پیدا کرے اور ایسی تعلیم دے جس میں تمام انسانوں کو مساوی درجہ دیا گیا ہو۔ میں اس بات کے اظہار میں فخر محسوس کرتا ہُوں۔ کہ اسلام نے انسانوں کو ذات پات کی قیود سے آزاد کر کے اور قومی اور ملکی زنجیروں سے بالا قرار دے کر عام اعلان فرما دیا۔ کہ:- یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ وجعلناکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ کہ اے لوگو! ہم نے تم سب کو مرد و عورت سے پیدا کیا۔ تعارف کے طور پر بے شک تم مختلف گروہ اور قبائل میں منقسم ہو۔ لیکن پیدائشی طور پر تم سب مساوی ہو۔ ہمارے نزدیک معزز اور مکرم وُہی ہے۔ جو زیادہ تقوےٰ شعار ہو۔ پس آج کے دن برہمن اور غیر برہمن۔ اسرائیلی اور غیر اسرائیلی کی تمیز یکسر اڑا دی گئی۔ آج دربار الٰہی میں ہر وُہ شخص رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ جو اس کی رضاء تلاش کرنے میں سچی جستجو کرے۔

اس تعلیم کا عملی ثبوت اسلام کی تمام عبادات میں پایا جاتا ہے۔ فریضۂ نماز کی ادائیگی اسلام میں سب سے ضروری اور اہم سمجھی جاتی ہے۔ لیکن خانۂ خدا میں اس امر کی ہرگز تخصیص نہیں۔ کہ امراء اپنے لئے بعض سیٹوں کو ریزرو کرا لیں۔ بلکہ شاہ و گدا کو ایک ہی صف میں بلا تمیز کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ بلکہ ایک بڑے سے بڑے بادشاہ کو اس دربار میں اگر اس شخص کی اقتداء کرنا پڑتی ہے۔ جو دینی علوم میں اس سے فضیلت رکھتا ہو۔ خواہ دنیوی طور پر اس کا درجہ اس کے خادموں کے خادموں سے بھی نیچا کیوں نہ ہو۔

پھر اسلامی حج بھی قومی وحدت کا ایک عظیم الشان نظارہ ہے۔ دُنیا کے چاروں کونوں سے لوگ خدائے قدوس کی جلالگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور کفن کی مانند دو چادریں پہنکر دیوانہ وار اس کے مقدس گھر کے گرد طواف کرتے ہُوئے لبیک اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک کہتے سنائی دیتے ہیں۔ یہ نظارہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ خدا کے گھر میں امیر و غریب کی کوئی تمیز نہیں۔ اس درگاہ میں وہی شخص مقرب ہو سکتا ہے جو تکبر اور غرور کے خیال کو دل سے نکال دے۔ (باقی)

خاکسار۔ عبدالقادر۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مالابار

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری یکم تا ۷۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں۔ چار مقامات کا دورہ کیا۔ دو لیکچر تربیت جماعت کے متعلق دیئے۔ ۲۶۳ میل تبلیغی سفر کیا۔ ایک صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے نظارت بیت المال اور نظارت تعلیم و تربیت سے متعلقہ کام کی رپورٹیں بھجوائی گئیں۔

کشمیر

مولوی عبدالواحد صاحب۔ یکم تا ۷۔ اخاء ۱۳۲۰ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔ کہ دو مقامات کا دورہ کیا گیا۔ پانچ لیکچر دیئے۔ اور پانچ درس قرآن کریم دیئے ملاقات کرنے والے معترضین کے جوابات دیئے گئے۔ بعد نماز عشاء اور قبل سحری (دونوں اوقات میں) تراویح کا انتظام کیا گیا۔

امروہہ

مولوی عبدالسمیع صاحب تحریر کرتے ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں چار مقامات کا دورہ کیا گیا۔ لوگوں پر ہماری باتوں کا بہت اچھا اثر ہوا۔

سندھ

عبدالرب صاحب لکھتے ہیں۔ خاکسار کو پنجاب سے علاقہ سندھ میں اپنے کاروبار کے لئے آئے ہُوئے عرصہ قریبًا دو ماہ کا ہُوا ہے۔ اس عرصہ میں خاکسار اپنے اردگرد جہاں پنجابی آباد ہیں۔ آنریری طور پر فریضۂ تبلیغ ادا کرتا رہتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے "گوٹھ دیہہ لوٹھی" میں دو نوجوانوں نے اور ایک عورت نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریری بیعت لکھ دی ہے۔ اور بھی کئی اصحاب زیر تبلیغ ہیں۔

انبالہ

مولوی محمد حسین صاحب تحریر کرتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۷۔ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ چھ لیکچر دیئے گئے۔ انبالہ شہر کے مختلف حلقۂ جات کا دورہ کیا گیا۔ (ناظم نشر و اشاعت قادیان)

"گالیاں" اور "پیغام صلح"

غیر مبایعین کے اخبار "پیغام صلح" ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ جس کا عنوان ہے "میاں صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) کی گالیاں"۔ مگر اس میں بہت سے اقتباسات تو ایسے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کشوف درج کر کے نعوذ باللہ انہیں "گالیاں" قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں ایک مفصل مضمون لکھا جا چکا ہے۔ نیز جناب مدیر "الفضل" بھی اپنے ایک ایڈیٹوریل میں اس پر اچھی طرح روشنی ڈال چکے ہیں۔ اب بعض ان حوالہ جات کی حقیقت منکشف کی جاتی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عبارتوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اور جن کا نام "پیغام صلح" نے "گالیاں" اور "قادیانی گلفشانیاں" رکھا ہے۔

"پیغام صلح" کی پیش کردہ "گالیوں" کی ایک شق ایسی ہے۔ کہ بعض ایسے فقرات جو جوابی رنگ میں لکھے گئے ہیں انہیں ان کے سیاق و سباق سے الگ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے۔ کہ غیر مبایعین اور ان کے امیر صاحب کی تحریروں میں جو سختی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جوابی کلام میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ بلکہ "گالیاں" چھوڑ ان میں عام سخت کلامی کا رنگ بھی نہیں ہے۔ اس کی بعض مثالیں درج ذیل ہیں:-

(۱)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک گالی یہ منسوب کی گئی ہے۔ کہ آپ نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق اپنی تصنیف آئینہ صداقت میں تحریر فرمایا ہے۔

"کیا آپ کا یہ فعل دیانت کے خلاف نہیں"۔ (ص۲۴)

مگر اس کی اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک رسالہ میں جماعت احمدیہ کو عیسائیوں سے مشابہ قرار دیتے ہوئے ضال کہا۔ اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا:-

"حضرت مسیح موعود ؑ کے خلاف منشاء آپ کی جماعت میں سے ضالین کی تلاش کے کیا معنے ہوئے۔ اور کیا آپ کا یہ فعل دیانت کے خلاف نہیں؟"

اب غور فرمایا جائے۔ کہ سخت کلامی کرنے والا کون ہے۔ مولوی محمد علی صاحب خدا تعالیٰ کے مامور اور مصلح کی قائم کردہ جماعت کو ضال قرار دیتے ہیں۔ اور یہ گمراہی و ضلالت کا وہ بدترین مقام ہے۔ جس سے بچنے کے لئے ہر ایک مومن ہر نماز کی ہر رکعت میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ اور اسی گمراہی سے بچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک یہ تو ممکن نہیں۔ کہ سورۃ فاتحہ کی دعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں کسی کو نبوت کا درجہ مل جائے لیکن ان کے نزدیک یہ ہو سکتا ہے ہو سکتا کیا۔ ہو چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نعوذ باللہ اس لعنت کی مورد بن جائے جس کا ذکر سورۃ فاتحہ میں ہے۔ اور جس سے بچنے کی دعا خود خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف اتنا دریافت فرمایا کہ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ضالین کی تلاش کرنا کیا یہ فعل دیانت کے خلاف نہیں ہے؟ تو گالی بن گئی کیا انصاف اسی کا نام ہے؟

(۲)

دوسرا حوالہ یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ:

"ہم آپ کو سورہ نور کی آیت لیستخلفنھم کے ماتحت فاسق کہتے ہیں"

اور اسے بھی گالیوں کی فہرست میں داخل کیا گیا ہے۔ مگر اس کی اصلیت یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے جب بلا وجہ اور بے دلیل ضال قرار دے دیا۔ تو اس کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لکھا:-

"ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ ہم آپ کو سورۃ نور کی آیت لیستخلفنھم کے ماتحت فاسق کہتے ہیں۔ . . . . . آپ کے پاس تو ہمیں ضال کہنے کی کوئی دلیل نہیں۔ جیسا کہ میں پہلے ثابت کر چکا ہوں۔ مگر ہمارے پاس دلیل ہے۔ کیونکہ علاوہ قرآن کریم کے صاف ارشاد کے حضرت خلیفۃ المسیح (اول رضی اللہ عنہ) علی الاعلان اپنے نہ ماننے والوں پر فاسق کا فتوےٰ لگا چکے ہیں۔" (آئینہ صداقت ص۱۴۱)

اس حوالہ کے پورے الفاظ دیکھنے کے بعد قارئین کرام خود ہی فیصلہ کریں۔ کہ اس میں کونسی "گالی" ہے۔ اور سخت کلامی کس کے کلام میں پائی جاتی ہے۔

(۳)

تیسرا حوالہ یہ ہے "خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ ان کی پردہ دری کرے۔" (آئینہ صداقت ص۱۳۹) کہا گیا ہے۔ کہ یہ مولوی محمد علی صاحب کو "گالی" دی گئی ہے۔ حالانکہ اس میں قطعاً کوئی گالی نہیں۔ اصل حوالہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایک واقعہ کا بیان ہے۔ اور نرم سے نرم الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بعض ساتھی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ہی نظام خلافت کو مٹانے کی خفیہ اور ظاہرہ کوششیں کیا کرتے تھے۔ اسی ضمن میں وہ آپ کے نام کے ساتھ خلیفہ کی بجائے پریذیڈنٹ کا لفظ استعمال کرنے لگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ان کے اس مذموم مقصد کو سمجھ لیا اور آپ نے کئی مواقع پر ان لوگوں کو تنبیہہ کی چنانچہ فرمایا:۔ "تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا ہے۔ اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے۔ وہ خدا کا مخالف ہے" (اخبار بدر اکتوبر ۱۹۰۹ء)

اسی طرح ایک موقعہ پر آپ نے ان لوگوں کو تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا "جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا ہے مجھے یہ لفظ بھی دکھ دیتا ہے۔ جو کسی نے کہا کہ یہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے . . . . . میں کہتا ہوں وہ توبہ کرے جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ اور دستوری سمجھتا ہے۔" (الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۲ء)

ان واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریر فرمایا کہ "غرض انہوں (مولوی محمد علی صاحب و دیگر رفقاء) نے یہ کام شروع کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی باتیں تو مانتے۔ مگر خلیفہ کا لفظ نہ آنے دیتے۔ بلکہ پریذیڈنٹ کا لفظ استعمال کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ ان کی پردہ دری کرے۔" (آئینہ صداقت ص۱۳۹) اب یہ بات کتنی تعجب انگیز ہے کہ غیر مبایعین کے سرکردہ رکن خلافت کے نظام کو درہم برہم کرنے کی کوشش کریں۔ خلیفہ کے لفظ کو پریذیڈنٹ سے تعبیر کرتے ہوئے پارلیمنٹوں اور دستوری حکومتوں کے خواب دیکھیں۔ اور یہ سب باتیں غیر مبایعین کی نگاہ میں حق بجانب ٹھہریں۔ لیکن اگر اس واقعہ کا اظہار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے ہو تو اس کا نام "گالیاں" رکھ دیا جائے۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ

اعلان

مولوی علی احمد صاحب ولد محمد خان صاحب مرحوم قوم آوان ساکن دوملیال تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم سابق ملازم فرم جادل لائل پور جو کچھ عرصہ کوئٹہ بلوچستان میں بھی رہے ہیں اور پھر گیٹ کیپر کاٹن فیکٹری خانپور ریاست بہاولپور میں ملازم تھے۔ ان کا پتہ مطلوب ہے۔ جس دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو وہ مجھ کو مطلع فرمائیں مشکور ہوں گا۔

ناظر بیت المال

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ شہادت ہجرت احسان ۱۳۲۰ ہش

شعبہ تربیت و اصلاح

مرکزی کارگزاری۔ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تربیت و اصلاح کی طرف سے اراکین کو تبلیغ کے لئے پندرہ دن وقف کرنے کے متعلق کہا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۷۵ افراد نے تبلیغ کے لئے پندرہ دن وقف کئے تھے۔ ان کو تاکید کی گئی۔ کہ وہ باہر جانے کے لئے تیار ہو جائیں مگر ان میں سے ایک معقول تعداد ایسی تھی۔ جو قادیان سے باہر جا چکے تھے۔ ایک حصہ نے فوری طور پر باہر جانے سے معذوری ظاہر کی۔ ۱۲ افراد تبلیغ پر روانہ کئے گئے۔ جو اصحاب بغیر معقول عذر کے نہیں گئے۔ ان کے متعلق تحقیقات جاری ہے۔ پابندی نماز۔ ماہ شہادت میں اراکین کو نماز باجماعت کا زیادہ پابند کرنے کے لئے حاضری نماز کے رجسٹر اور کاپیاں چھپوائی گئیں۔ حلقہ جات قادیان کی حاضری نماز ان رجسٹروں اور کاپیوں پر درج ہوتی ہے۔ خدا کے فضل سے بہت حد تک نمازوں میں باقاعدگی ہو گئی ہے۔ انسداد تمباکو نوشی۔ شارع عام پر حقہ اور سگریٹ پینے والوں کو منع کیا گیا۔ انہیں تمباکو نوشی کے نقصانات بتا کر آئندہ اس کے استعمال نہ کرنے کا عہد لیا گیا۔ انسداد آوارہ گردی ایک رکن جو نہ تو مجلس کے کام میں شامل ہوتے تھے۔ اور نہ ہی نمازوں میں باقاعدہ تھے ان کی اصلاح کی کوشش کی گئی بعض اور نوجوانوں کو نمازوں میں باقاعدہ ہونے پر زور دیا گیا۔ اور اس طرح ایک حد تک ان کی آوارگی کو دور کیا۔ دورے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں غیر معمولی کثرت کے ساتھ محلہ جات کے دورے کر کے زعماء اور اراکین کو شعبہ ہذا سے متعلق امور پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

مقامی مجالس۔ مندرجہ ذیل حلقہ جات میں نمازوں میں حاضری کی تلقین کی جاتی رہی۔ اور اراکین کو آوارہ گردی سے منع کیا گیا۔ مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد فضل دار الفضل۔ دار الرحمت۔ دار البرکات۔ دار السعة۔ دار البرکات شرقی۔ دار الانوار دار العلوم۔ دار الفتوح۔ ناصر آباد۔ مندرجہ ذیل محلہ جات میں تمباکو نوشی کے انسداد کے لئے خاص کوشش کی گئی۔ دار البرکات شرقی۔ دار الفتوح۔ ناصر آباد۔ دار السعة۔ مندرجہ ذیل مجالس میں تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس جاری رہا۔ اور تربیتی اجلاس ہوئے۔ مسجد اقصےٰ۔ دار الرحمت۔ دار الفضل۔ دار العلوم دار البرکات۔ دار الانوار۔ مسجد مبارک۔ دار السعة۔ دار الفتوح۔ دار البرکات شرقی ناصر آباد۔

بیرونی مجالس۔ بیرونی مجالس بھی اپنے اپنے حلقوں میں شعبہ تربیت و اصلاح کے ماتحت پروگرام پر عمل کرتی رہیں۔ جس کی رپورٹ مختصراً یہ ہے۔ مندرجہ ذیل مجالس میں درس قرآن۔ درس حدیث۔ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلسلہ جاری رہا۔ اور تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ گوجرانوالہ راولپنڈی۔ فیروزپور چھاؤنی۔ کریام۔ گجرات پشاور شہر۔ کیرنگ۔ دنیا پور۔ بیگم پور کنڈھی چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ داتہ زیدکا۔ خانانوالی میانوالی۔ ملتان۔ جہلم۔ شملہ۔ لاہور۔ امرتسر نیروبی۔ حیدرآباد دکن۔ بھوئی۔ گھٹیالیاں دہلی۔ لدھیانہ۔ لائل پور۔ رنگون۔ سکندرآباد دکن چک ۳۲ ج۔ شاہدرہ حلقہ توپ خانہ لاہور۔ کریم پور ضلع جالندھر۔ صدر سیالکوٹ سیدوالا ضلع شیخوپورہ۔ مندرجہ ذیل مجالس میں نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ حقہ نوشی سے منع کیا گیا۔ اور شعار اسلام یعنی ڈاڑھی رکھنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ گوجرانوالہ۔ کنڈا گھاٹ۔ کریام گوکھووال چک ۱۲۱ گھٹیالیاں۔ امرتسر بیگم پور کنڈھی۔ نیروبی۔ پشاور شہر۔ قلعہ لال سنگھ۔ بھوئی۔ جگاؤں۔ لاہور۔ دہلی۔ فیروزپور چھاؤنی۔ لائل پور۔ رنگون۔ راولپنڈی گجرات۔ کیرنگ۔ مجلس لاہور نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۸۵۰ افراد کو تبلیغ کی ۔

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی

مجالس مقامی۔ ماہ شہادت اور ہجرت میں قادیان میں چار میدانوں میں ورزش اجتماعی ہوتی رہی۔ دار العلوم۔ دار الانوار۔ دار البرکات شرقی اور دار السعة۔ اگرچہ تمام اراکین تو نہیں لیکن معقول تعداد شامل ہوتی رہی۔ ماہ احسان میں حلقہ جات قادیان کو اپنے اپنے محلوں میں ورزش کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ اور مہتمم صاحب شعبہ ذہانت و صحت جسمانی خود دورے کر کے وقتاً فوقتاً ان کے معائنے کرتے اور انہیں مفید ہدایات دیتے رہے۔

بیرونی مجالس۔ بیرونی مجالس میں سے مندرجہ ذیل میں مختلف قسم کی ورزشوں کا اہتمام رہا۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ فیروزپور شہر۔ کریام۔ دنیا پور۔ بیگم پور کنڈھی۔ پشاور شہر۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ قلعہ لال سنگھ۔ بھوئی۔ داتہ زیدکا۔ جگاؤں۔ دہلی۔ فیروزپور چھاؤنی۔ گوکھووال چک ۱۲۱ پنڈ دادنخان۔ لدھیانہ۔ لائل پور۔ گھٹیالیاں شملہ۔ ملتان۔ میانوالی۔ خانانوالی۔ نوابشاہ سندھ۔ کریم پور۔ سیدوالا۔ لاہور۔ کنڈا گھاٹ۔ صدر سیالکوٹ۔ ماہ احسان میں مجلس سیدوالا ضلع شیخوپورہ اور مجلس لاہور نے اراکین کو نہر پر لے جا کر اپنے اپنے ہاں مختلف قسم کے ورزشی مقابلے کرائے۔ اور اول اور دوم رہنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیئے۔ ان مقابلوں کی رپورٹ الفضل میں علیحدہ شائع ہو چکی ہے ۔

شعبہ اطفال

مرکزی کارگزاری۔ ۲۴۔۲۵ شہادت کو مجلس اطفال کا ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں ایسی کھیلیں رکھی گئیں۔ جن سے حواس تیز ہوں۔ خدا کے فضل سے یہ ٹورنامنٹ بہت کامیاب رہا۔ اطفال کو نمازوں میں باقاعدہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور اس کے متعلق زعماء اور مربیان کو ہدایات دی گئیں۔ محلہ جات کے دورے کر کے اطفال کے کام کو دیکھا جاتا رہا۔ تقریباً تمام حلقہ جات قادیان کے دورے کئے گئے۔ اور اطفال کو نمازوں میں شرکت۔ اسلام کے ابتدائی مسائل سے واقفیت۔ اور ایسے ہی دیگر کام مثلاً اذان کا صحیح تلفظ ادا کرنا نماز باترجمہ یاد کرنا وغیرہ کرائے گئے۔ ۲۰ ماہ احسان کو سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتحان لیا گیا۔ کل ۱۸۷ اطفال میں سے ۱۷۹ کامیاب ہوئے۔ پرچوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اطفال نے اس امتحان کے لئے بڑی اچھی تیاری کی۔ اس امتحان میں ۱۵۰ اطفال مجالس قادیان کی طرف سے شامل ہوئے۔

مجالس مقامی۔ قادیان کی مجلس کے تمام حلقوں میں بفضل تعالےٰ اطفال کی حاضری نہایت اچھی رہی۔ اطفال نہایت شوق سے اپنی مجالس میں باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔ نماز اور دعائیں یاد کرتے رہے اذان کی مشق بھی کرائی گئی۔ اطفال کی نمازوں میں باقاعدہ حاضری کا انتظام قریباً سب محلوں میں ہے۔ اسی طرح مربیان کی زیر نگرانی اطفال دیسی کھیلوں میں حصہ لیتے۔ اور اپنی صحت کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر مہینہ اطفال کے جلسے بھی باری باری مختلف محلوں میں منعقد ہوتے ہیں۔ اطفال ان میں باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ جہاں ان کو ضروری ہدایات دی جاتی ہیں۔

بیرونی مجالس۔ مندرجہ ذیل مقامات پر اطفال کی شاخیں قائم ہیں۔ اور اطفال بفضلہ خدام سے مل کر کام کرتے ہیں۔ حسب ذیل مقامات پر اطفال کے اجلاس منعقد ہوئے۔ اور اطفال نمازوں میں شامل ہوتے رہے۔ اور اپنے مقرر کردہ پروگرام پر عامل رہے۔ گوجرانوالہ راولپنڈی۔ فیروزپور شہر۔ کیرنگ۔ دنیا پور۔ بیگم پور کنڈھی۔ گوکھووال چک ۱۲۱۔ داتہ زیدکا لائل پور۔ شملہ۔ لاہور۔ امرتسر۔ نیروبی۔ بھوئی۔ میانوالی خانانوالی۔ پنڈ دادنخاں۔ لدھیانہ۔ کریام۔ سیدوالا۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا

شعبہ تنفیذ

نظام کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جو اراکین مجلس کے مقرر کردہ پروگرام پر عمل نہ کریں۔ ان کو نظام کی پابندی کرنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ اور نظام کے خلاف چلنے پر تادیبی کارروائی کی جائے۔ مجلس قادیان میں عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۲ سزائیں دی گئیں

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمائیں

ذیل میں ان اصحاب کے اسماء درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ "الفضل" ۲۰ رنومبر ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب ۱۰ رنومبر تک بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرماویں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کے متعلق سمجھا جائیگا۔ کہ وی۔پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ اور ان کی خدمت میں ۱۰ رنومبر ۱۹۴۱ء کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ امید ہے۔ احباب ان کو وصول فرما کر شکریئے کا موقعہ دیں گے۔ اس وقت کاغذ کی گرانی کے باعث مالی مشکلات بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ لہٰذا احباب کو ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وی۔پی واپس نہ ہو۔

مینجر

۸۹ - ڈاکٹر محمد منیر صاحب
۱۴۵ - ایم۔ ایم کریم بخش صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
۳۶۲ - عبدالغفور صاحب
۴۸۲ - ملک عبدالعزیز صاحب
۶۴۹ - مولوی محمد الدین صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۱۶۵ - حاجی عبدالقدوس صاحب
۱۳۷۸ - شیخ نیاز محمد صاحب
۱۸۱۷ - بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۹۲ - مولوی محمد حسین صاحب
۲۰۴۴ - فیض محمد صاحب
۲۰۴۵ - محمد عظیم صاحب
۲۲۰۴ - دی کنسٹیبل
۲۴۴۰ - شیخ عبدالحمید صاحب
۲۵۳۵ - خلیل احمد صاحب
۲۶۶۱ - ایم۔ اے رشید صاحب
۲۶۷۵ - بابو محمد شفیع صاحب
۲۸۵۴ - قاضی محمد حنیف صاحب
۲۹۴۱ - ڈاکٹر پیر بخش صاحب
۳۱۷۰ - میاں غلام حسین صاحب
۳۵۱۵ - محمد شفیع صاحب
۳۵۸۳ - ایم عبدالرحمٰن صاحب
۳۶۷۲ - ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب
۳۷۳۵ - بابو اللہ جوایا صاحب
۳۸۹۰ - ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۴۲۱۶ - محمد حسین صاحب
۴۸۲۹ - محمد حسین صاحب
۵۶۸۳ - عبدالشکور صاحب

۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۵۱۱ - ایم غلام مصطفےٰ صاحب
۶۷۳۶ - خدا بخش صاحب
۶۹۴۰ - میاں سلطان علی صاحب
۷۱۵۰ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۴۰۷ - " عبدالحمید صاحب
۷۷۸۷ - میاں عطاء اللہ صاحب
۷۸۴۰ - پیر عبدالعلی صاحب
۷۹۴۲ - شیخ حامد علی صاحب
۷۹۵۲ - احمد حسین سعید صاحب
۸۰۲۰ - محمد عبدالعزیز صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۳۳۹ - ایم۔ کے یوسف صاحب
۸۴۳۹ - خانصاحب عبدالعزیز صاحب قادیان
۸۷۸۰ - شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۸۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۹۱۲۴ - بابو عنایت الٰہی صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۷۳ - شیر محمد صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
۹۳۱۹ - شیخ محمد حسن صاحب
۹۳۸۶ - اے۔ آر۔ ایچ خلیل الرحمٰن صاحب
۹۴۵۹ - محمد عیسےٰ صاحب
۹۴۶۰ - بشیر احمد صاحب
۹۵۹۷ - ڈاکٹر اقبال علی صاحب
۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ صاحب
۹۸۰۹ - محمد یوسف صاحب
۹۰۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۵۶ - رشید محمد صاحب
۹۸۸۷ - چوہدری فضل احمد صاحب

۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۹۹۶۴ - آئی۔ اے حکیم صاحب
۹۹۹۶ - چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خانصاحب
۱۰۰۴۲ - صدیق احمد صاحب
۱۰۱۳۱ - محمد رمضان احمد صاحب
۱۰۰۷۵ - ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۱۶۲ - عبدالکریم صاحب
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۱۹۰ - منظور احمد صاحب
۱۰۱۹۳ - ڈاکٹر۔ اے۔ بشیری
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۸۲ - کمال احمد صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۲۰ - عبدالواحد خانصاحب
۱۰۳۳۲ - ایم۔ ایل۔ مارکیس صاحب
۱۰۳۵۱ - ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۴۹۷ - میر عبدالسلام صاحب
۱۰۵۱۱ - ایم بشیر الدین صاحب
۱۰۵۹۱ - ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۷۹۶ - مولوی غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۲۳ - بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۶ - ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۱۴ - ماسٹر نواب الدین صاحب
۱۰۹۲۰ - میر حمید اللہ صاحب
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۱۸۷ - سید لال شاہ صاحب
۱۱۲۸۴ - دین محمد صاحب
۱۱۲۹۴ - عمر علی صاحب

۱۱۳۰۶ - سیٹھ حاجی الیاس نور محمد صاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب
۱۱۵۱۲ - سیٹھ حاجی علی صاحب
۱۱۵۱۹ - نذیر احمد صاحب
۱۱۵۴۵ - شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۵۸۵ - ٹی۔ بی۔ محمد کاکا
۱۱۶۱۹ - فیروز الدین صاحب
۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب
۱۱۷۰۴ - میاں اللہ دتہ صاحب
۱۱۷۷۷ - رمضان علی صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید صاحب
۱۱۶۵۷ - محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۷ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۸۶۸ - میراں اللہ صاحب
۱۱۹۵۳ - مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۹۷۴ - ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام
۱۲۰۷۲ - اے۔ ایس صادق
۱۲۱۲۹ - غلام مجتبےٰ صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو ناصر الدین صاحب
۱۲۲۰۶ - خواجہ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۹۲ - چوہدری نواب الدین صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں محمد منیر صاحب
۱۲۵۳۸ - ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۵ - مولا بخش صاحب
۱۲۶۲۹ - شیخ محمود احمد صاحب
۱۲۶۷۰ - حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۷۱۶ - عبدالحمید صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۸۰۳ - بابو عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۳۰۳۸ - مولوی غلام رسول صاحب
۱۴۰۶۳ - مسٹر اللہ داد خانصاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۷۴ - کیپٹن ٹی۔ ڈی احمد صاحب
۱۴۱۸۸ - مینیجر ممتاز یار الدولہ صاحب

۱۴۲۵۲ - ایم احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کالی کٹ
۱۴۳۰۶ - چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۳۳۲ - سید محمد عبدالہادی صاحب
۱۴۴۷۵ - محمد شریف صاحب
۱۴۴۸۴ - عبدالعزیز صاحب
۱۴۴۹۱ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۵۰۳ - شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۲۳ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۴۱ - عبدالکریم صاحب
۱۴۵۸۱ - بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ - غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ - منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۹۷ - ایم۔ ایم۔ زکریا
۱۴۵۹۹ - خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۶۰۱ - حکیم عبدالصمد صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ - عبدالسلام صاحب
۱۴۶۵۷ - ماسٹر احمد خانصاحب
۱۴۶۶۴ - میاں غلام احمد خانصاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۹۸ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۵ - عزیز احمد صاحب
۱۴۷۰۹ - چوہدری محمد حسن صاحب
۱۴۷۱۰ - رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۱۱ - عبدالغنی صاحب
۱۴۷۳۴ - چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۳۶ - غلام محمد صاحب
۱۴۷۴۲ - مولوی ظل الرحمٰن صاحب
۱۴۷۴۵ - غلام نبی صاحب
۱۴۷۵۴ - مرزا مظفر احمد صاحب
۱۴۷۵۵ - منصور احمد صاحب
۱۴۷۶۲ - ڈاکٹر سید عنایت اللہ صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۷۱ - شیخ غلام محی الدین صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۹ - حسن محمد صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۰۲ - حکیم محمد رشید صاحب
۱۴۸۱۹ - چوہدری بدرالدین صاحب
۱۴۸۳۱ - شیخ خادم حسین صاحب

۱۵۲۵۰ - سلطان علی صاحب
۱۵۲۵۱ - عبدالجلیل صاحب
۱۵۲۵۵ - محمد منظور احمد صاحب
۱۵۲۵۶ - احسان اللہ صاحب
۱۵۲۶۴ - برکت علی صاحب
۱۵۲۷۰ - مرزا معظم بیگ صاحب
۱۵۲۸۲ - بابو محمد حنیف صاحب
۱۵۲۹۳ - عطاء اللہ صاحب
۱۵۲۹۷ - اہلیہ احمد صاحب
۱۵۳۲۰ - اکبر محمود صاحب
۱۵۳۵۶ - عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب
۱۵۴۲۸ - بابو عبدالرؤف صاحب
۱۵۴۵۴ - شبیر علی علی محمد صاحب
۱۵۴۶۱ - لائبریرین
۱۵۴۶۳ - حیدر علی صاحب
۱۵۴۹۸ - سید محمد محسن صاحب
۱۵۴۹۹ - محمد سعید کلیم
۱۵۵۰۰ - بابو محمد نصیب، صاحب
۱۵۵۰۲ - سیکرٹری صاحب ناصر آباد
۱۵۵۰۴ - حسن محمد خانصاحب
۱۵۵۰۹ - عبدالرحیم احمد صاحب
۱۵۵۲۰ - محمد مستقیم صاحب
۱۵۵۲۱ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۵۵۲۳ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۷ - سیکرٹری تبلیغ
۱۵۵۴۴ - بشیر احمد صاحب
۱۵۵۶۷ - میاں محمد شریف صاحب
۱۵۵۶۸ - منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۱ - رشید احمد صاحب
۱۵۵۷۳ - چوہدری فضل احمد صاحب
۱۵۵۷۸ - مولوی عبداللہ صاحب
۱۴۸۶۰ - چوہدری عبداللہ خان صاحب
۱۴۸۷۱ - سید نذیر حسین صاحب
۱۴۸۷۶ - عبدالحمید صاحب
۱۴۸۸۱ - ملک بہادر خانصاحب
۱۴۸۹۳ - ملک ہدایت اللہ خانصاحب
۱۴۹۲۷ - حوالدار سوندھا خانصاحب
۱۴۹۷۹ - چوہدری الہ الدین صاحب
۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب

۱۵۰۵۰ - ریحانہ بنت ظریف صاحب
۱۵۰۶۹ - چراغ الدین صاحب
۱۵۰۸۳ - مسز شوق صاحب
۱۵۰۹۷ - میاں ایوب شاہ صاحب
۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۱۶ - منشی محی الدین صاحب
۱۵۱۲۱ - ایم عیسےٰ صاحب
۱۵۱۲۷ - خواجہ عبد الحمید صاحب
۱۵۱۴۴ - علی حسن صاحب
۱۵۱۴۵ - عبد المجید صاحب
۱۵۱۴۷ - فیض احمد صاحب
۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب
۱۵۱۸۷ - سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۵۱۸۸ - محمد اکرم صاحب
۱۵۱۹۱ - ملک نصیر احمد خانصاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف بیگ صاحب
۱۵۱۹۸ - چوہدری عبد المالک صاحب
۱۵۲۰۲ - حکیم علی احمد صاحب
۱۵۲۲۹ - لعل الدین صاحب
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۹ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۷۱۰ - سکرٹری صاحب جماعت کوٹلی
۱۵۷۱۸ - قاضی شریف الدین احمد صاحب
۱۵۷۲۳ - ڈاکٹر عبد المجید صاحب
۱۵۷۲۷ - سلطان علی صاحب
۱۵۷۳۶ - ملک عبد المجید صاحب
۱۵۷۴۶ - عبد الرشید صاحب
۱۵۷۵۹ - رشید احمد صاحب
۱۵۷۶۴ - ایم۔ اے لطیف صاحب
۱۵۷۶۹ - بی۔ احمد شریف صاحب
۱۵۷۷۲ - احسن بیگ صاحب
۱۵۷۷۶ - نجانہ بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۵۷۷۸ - غلام احمد صاحب
۱۵۷۸۰ - عبد الحفیظ صاحب
۱۵۷۸۲ - علی محمد صاحب
۱۵۷۸۹ - مرزا عبد اللطیف صاحب
۱۵۷۹۱ - محمد رمضان صاحب
۱۵۷۹۳ - ایس غلام صفدر صاحب
۱۵۷۹۵ محمد جعفر صاحب (باقی)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۷ اکتوبر بارش آندھی اور برف باری کی شدت کے باوجود ماسکو کی جنگ زور شور سے جاری ہے۔ وسطی محاذ کے نئے کمانڈر انچیف نے ایک دردناک اپیل کی ہے۔ اور سپاہیوں سے کہا ہے کہ ایک قدم پیچھے نہ ہٹو۔ بلکہ دشمن کے ٹینکوں پر حملہ کر کے انہیں تباہ کر دو۔ لنڈن میں سرکاری طور پر معلوم ہؤا ہے کہ جرمنوں نے جنوب اور جنوب مغرب میں کچھ پیشقدمی کر لی ہے۔ سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ روسیوں نے بوقت ضرورت ماسکو کو خالی کرنے کے انتظامات کر لئے ہیں۔ تمام اہم عمارتوں میں بم اور بارودی سرنگیں رکھ دی گئی ہیں۔ تاکہ اگر بھاگنا پڑے تو سب کو فوراً تباہ کیا جا سکے۔ کارخانے اور پل تباہ کئے جا رہے ہیں۔ زیر استعمال پلوں کے نیچے بھی ڈائنامیٹ اور پٹرول رکھا جا رہا ہے۔ سویڈن کے اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ اگر روسی فوجوں کے گھر جانے کا خطرہ پیدا ہؤا۔ تو شہر کو فوراً خالی کر دیا جائے گا۔ ماسکو کے اندر اور نواح میں تمام کھیت بھی جلا دیئے گئے ہیں۔ روس کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ آج کئی گھنٹے دشمن شہر پر گولہ باری کرتا رہا ہے۔ گذشتہ دو روز سے ماسکو کے محاذ کی نازک پوزیشن کی اطلاع عوام کو دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ روسٹوف کی تمام روسی فوج کا خاتمہ کر کے شہر پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ بی۔بی سی کا بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے ایک ایک ٹینک اور ایک ایک سپاہی ماسکو کو فتح کرنے کے لئے لگا دیا ہے۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایران کے رستہ روس کو برطانیہ اور امریکہ سے جنگی سامان پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ عنقریب ۴۲ ہزار من سامان روزانہ اسے پہنچا کریگا ریلوے کے انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ اور فی الحال اس کام کے لئے دو ہزار لاریاں بھی ایران پہنچ چکی ہیں۔

روم ۲۷ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فلسطین کے مفتی اعظم اٹلی پہنچ گئے ہیں۔ اور انہیں ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا ہے۔ برطانی گورنمنٹ نے ان کی گرفتاری کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ انعام کا اعلان کیا ہؤا ہے۔

ماسکو ۲۷ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اس وقت تک ۳۵ لاکھ جرمن روسیوں کے ہاتھوں ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں۔ یورال کی کانوں اور صنعتی کارخانوں میں کام سرعت سے ہو رہا ہے اور یہاں طویل جنگ لڑنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

ماسکو ۲۷ اکتوبر۔ روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ ۲۳ اکتوبر کو قریباً بیس جاپانی سپاہیوں نے روسی سرحد کو پار کر کے روسی سرحدی سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ فریقین کے کئی آدمی زخمی ہوئے۔ جاپانی اپنے زخمیوں کو اٹھا کر لے گئے۔ لیکن ان کا کچھ سامان جنگ روسیوں کے قبضہ میں رہا۔ یہ حملہ بولچار چیرلوڈا کی پہاڑیوں میں ہؤا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جاپان نے قریباً دو ہزار ہوائی جہاز روس کی سرحد پر جمع کر دیئے ہیں۔ اور آٹھ لاکھ جاپانی فوج روسی سرحد پر نقل و حرکت کر رہی ہے۔ مبصرین کی رائے ہے۔ کہ جاپان عنقریب روس سے مطالبہ کرنے والا ہے۔ کہ ولاڈی واسٹک کی بندرگاہ کو غیر مسلح کر دے۔ اور فوجیں ہٹا لے۔ جزیرہ سکھالین کے تیس میں سے جاپان کو حصہ دے۔ اور منگولیا میں اسے مزید علاقے دے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جاپان گورنمنٹ نے اپنے سفیر مقیم روس کو یہ مطالبات سوویٹ گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

چنکنگ ۲۷ اکتوبر جنرل چیانگ کائی شیک کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ ۸ اور ۹ اکتوبر کو جاپانی فوجوں نے اچنگ میں زہریلی گیس استعمال کی۔ جس سے سات سو چینی ہلاک اور چھ سو مجروح ہوئے۔

نیویارک ۲۷ اکتوبر۔ امریکہ کے ایک بہت بڑے صنعتی کارخانہ کے چھ ہزار مزدوروں نے انڈسٹریل آرگنائزیشن کی ہدایات کے مطابق آج صبح سٹرائیک کر دی۔ اس کارخانہ میں برطانیہ کے بھی کئی جہاز مرمت کے لئے پڑے ہیں۔ سٹرائیک کی وجہ یہ ہے۔ کہ مالکان نے اجرت میں پانچ فیصدی اضافہ نامنظور کر دیا تھا۔

نیروبی۔ ۲۷ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ابی سینیا میں لڑائی ابھی جاری ہے۔ گونڈر کے علاقہ میں دیسی سپاہی اطالوی فوجوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ اطالوی فوجوں کے تین دیسی جرنیل ہمارے ساتھ آ ملے ہیں۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ کہ آزاد فرانس اور برطانی فوجوں نے مل کر فرانسیسی صومالی لینڈ پر حملہ کر دیا ہے۔ غالباً تاجورا کے شمال مغربی علاقہ کے قبائل نے ذیشی گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کی ہے۔ جسے اتحادیوں کا حملہ قرار دے دیا گیا ہے۔

دہلی۔ ۲۷ اکتوبر آل مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں غیر ملکی طاقتوں کو متنبہ کیا گیا۔ کہ وہ اسلامی ملکوں کے معاملات میں دخل نہ دیں۔ مسٹر جناح نے بھی اس کی تائید کی۔ اور کہا کہ میں نے وائسرائے ہند سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اسلامی ممالک کے خلاف ہندوستانی فوجیں استعمال نہ کی جائیں۔ گورنمنٹ کے رویہ کے خلاف بطور پروٹسٹ مرکزی اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا۔ لیگی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ نے لیگ کے فیصلوں کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ اور مطالبات منظور نہ کئے۔ تو مسلم لیگ پارٹی مستقل طور پر اسمبلی کا بائیکاٹ کرے گی۔ قرار دیا گیا کہ اگزیکٹو کونسل اور نیشنل ڈیفنس کونسل کے مسلم ممبر مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہیں۔ سر سلطان احمد اور بیگم شاہنواز کے رویہ کی مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ حکومت مسلمانوں میں پھوٹ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ مسٹر فضل الحق صاحب کے خط کو توہین آمیز قرار دے کر مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ دس دن کے اندر اندر معافی مانگیں۔ مسٹر فضل الحق صاحب نے ورکنگ کمیٹی اور لیگ کونسل سے اپنے استعفے واپس لے لئے۔ اور مسٹر جناح سے دو گھنٹے ملاقات کی۔

دہلی ۲۷ اکتوبر آج مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا۔ سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کرنے اور جنگ کے بعد ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دیئے جانے کی تاریخ معین کرنے کے متعلق ریزولیوشن پیش کئے جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ اور اٹلانٹک چارٹر کا ہندوستان پر اطلاق نہ ہونے کے متعلق تحریک التوا کے لئے چونکہ مطلوبہ ووٹوں کی تعداد پوری نہ ہو سکی۔ اسلئے یہ بھی پیش نہ ہوئی۔ کپاس کے کاشتکاروں کو امداد دینے کا مطالبہ محرک نے واپس لے لیا

کلکتہ ۲۷ اکتوبر۔ آج بنگال سکرٹریٹ میں ذمہ دار سرکاری افسران کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں اس بات پر غور کیا گیا۔ کہ بوقت ضرورت کلکتہ شہر کو خالی کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ کے کن ذرائع سے کامیابی کے ساتھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

مردان ۲۶ اکتوبر ڈپٹی کمشنر نے شہر کے تمام سرکردہ ہندوؤں اور سکھوں سے اپنے بنگلہ پر ملاقات کی ان کے سامنے جنگ کی موجودہ صورت حالات بیان کی اور کہا کہ اس وقت صوبہ کے لئے کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ تاہم اگر کبھی خطرہ محسوس ہؤا۔ تو ہندوؤں اور سکھوں کو یو۔پی اور سی۔پی میں بھیج دیا جائے گا۔ اور گورنمنٹ ان کی جائدادوں کی حفاظت کریگی۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ برما کے وزیر اعظم نے رائٹر کے نمائندہ سے کہا۔ کہ برما کی حکومت خود اختیاری کے متعلق میں مسٹر امیری وزیر ہند سے بات چیت کر رہا ہوں۔ اور مسٹر چرچل اور وزیر خزانہ سے بھی ملونگا۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ حکومت روس نے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی